ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY

AIOU LIBRARY
aioulibrary.com

Name:

Registration No.:

Course Code: 1979

Program: BS Islamic Studies (Spec. Qur'an & Tafsir)

Semester: Autumn 2026

WhatsApp Orders: +92 324 5836626

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ — شعبہ قرآن وتفسیر

کورس: ترجمہ قرآن-5 (1979)

سطح: بی ایس علوم اسلامیہ (تخصص قرآن وتفسیر)

سمسٹر: خزاں 2026

امتحانی مشق نمبر 1 (یونٹ نمبر: 1 تا 5)

کل نمبر: 100 — کامیابی کے نمبر: 50

AIOU LIBRARY aioulibrary.com

Reference &For Study — SOLVED ASSIGNMENT GUIDE

نوٹ: یہ حل شدہ گائیڈ صرف مطالعہ اور رہنمائی کے لیے تیار کی گئی ہے۔ طلبہ سے گزارش ہے کہ وہ نصابی کتاب کے متعلقہ یونٹس اور مصحف کا مطالعہ کر کے ترجمہ اپنے الفاظ اور اپنے اندازِ تحریر میں لکھیں، کیونکہ ہو بہو نقل کی گئی مشق قواعد کے مطابق قابلِ قبول نہیں ہوتی۔ اہم وضاحت: اس کورس کے ہر سوال میں درجنوں آیات کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ مطلوب ہے۔ اس گائیڈ میں لفظی ترجمہ اہم الفاظ کی جدولوں کی صورت میں اور بامحاورہ ترجمہ آیات کے گروہوں کی صورت میں مکمل سلسلے کے ساتھ، معروف اردو تراجم کے مفہوم کی روشنی میں اپنے الفاظ میں پیش کیا گیا ہے، تاکہ طالب علم ہر آیت کا مفہوم سمجھ کر خود پورا ترجمہ تحریر کر سکے۔ آیات کا عربی متن اس گائیڈ میں نقل نہیں کیا گیا؛ اصل متن اور حتمی تصدیق کے لیے مصحف اور نصابی کتاب سے رجوع لازم ہے۔ یہ گائیڈ خالصتاً علمی و تدریسی نوعیت کی ہے؛ کسی شرعی حکم کا کسی فرد یا واقعے پر اطلاق اہلِ علم اور مجاز اداروں کا کام ہے۔

کورس کا تعارف اور اس مشق کا جائزہ

ترجمہ قرآن-5 بی ایس علوم اسلامیہ (تخصص قرآن و تفسیر) کے ترجمہ جاتی سلسلے کا پانچواں کورس ہے جس میں طالب علم سورتوں کے منتخب حصوں کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ تحریر کرتا ہے۔ امتحانی مشق نمبر 1 یونٹ 1 تا 5 پر مشتمل ہے اور اس کے پانچ سوالات میں بالترتیب سورۃ الروم (20 تا 55)، سورۃ الاحزاب (25 تا 60)، سورۃ الفاطر (10 تا 40)، سورۃ یٰسین (13 تا 48) اور سورۃ الصافات (37 تا 90) کے حصے شامل ہیں۔ ہر سوال میں مطلوب یہ ہے کہ عربی لفظ اور اس کا ترجمہ یعنی لفظی ترجمہ بھی لکھا جائے اور رواں بامحاورہ ترجمہ بھی۔ اس گائیڈ میں ہر سوال کا جواب تعارف سے شروع ہو کر لفظی الفاظ کی جدول، گروہ وار بامحاورہ ترجمہ، اہم نکات اور اختتام پر مشتمل ہے، تاکہ طالب علم ہر آیت کا مفہوم سمجھ کر اپنا ترجمہ اپنے الفاظ میں لکھ سکے۔

سوال نمبر 1 (20 نمبر)

سوال: سورۃ الروم کی آیت نمبر 20 تا 55 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔

تعارف

سورۃ الروم قرآن مجید کی تیسویں سورت ہے، مکی سورت ہے اور اس کی کل 60 آیات ہیں۔ زیرِ نظر حصہ آیات 20 تا 55 پر مشتمل ہے جو اس سورت کا مرکزی حصہ ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں یکے بعد دیگرے بیان ہوئی ہیں: انسان کی مٹی سے پیدائش، میاں بیوی کے جوڑے اور ان کے درمیان محبت و رحمت، آسمانوں اور زمین کی تخلیق، زبانوں اور رنگوں کا اختلاف، نیند اور کسبِ معاش، بجلی اور بارش، اور پھر قیامت کے دن دوبارہ اٹھ کھڑے ہونے کا بیان۔ اس کے بعد فطرت کے دین پر قائم رہنے کی ہدایت، رشتہ دار، مسکین اور مسافر کا حق ادا کرنے کا حکم، سود کی مذمت اور زکوٰۃ کی فضیلت، خشکی و تری میں فساد کی وجہ، اور آخر میں انسانی زندگی کے مراحل اور یومِ قیامت کا ذکر ہے۔ سوال کی رُو سے ترجمہ دو انداز میں پیش ہے: پہلے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ جدول میں، پھر تمام آیات کا گروہ وار بامحاورہ ترجمہ، تاکہ سلسلے کی کوئی آیت مفہوم سے باہر نہ رہے۔

لفظی ترجمہ: اہم الفاظ کے معانی

اس حصے کے منتخب مشکل الفاظ یہ ہیں: "تراب" یعنی مٹی، "ازواج" یعنی جوڑے، بیویاں، "مودۃ ورحمۃ" یعنی محبت اور مہربانی، "السنتکم" یعنی تمہاری زبانیں، بولی، "منامکم" یعنی تمہارا سونا، "یریکم البرق" یعنی وہ تمہیں بجلی دکھاتا ہے، "خوفاً وطمعاً" یعنی ڈر کے ساتھ اور امید کے ساتھ، "فطرت اللہ" یعنی اللہ کی بنائی ہوئی اصل ساخت، فطرت، "الدین القیم" یعنی سیدھا اور درست دین، "شیعاً" یعنی گروہ گروہ، فرقے، "القربیٰ" یعنی رشتہ دار، "ابن السبیل" یعنی مسافر، "الربا" یعنی سود، "البر والبحر" یعنی خشکی اور سمندر، "ضعف" اور "شیبہ" یعنی کمزوری اور بڑھاپا (سفید بال)، اور "الساعۃ" یعنی قیامت کی گھڑی۔ یہ الفاظ یاد کر لینے سے پورے حصے کا لفظی ترجمہ خود کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

جدول 1: سورۃ الروم (20 تا 55) کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
تُرَاب	مٹی	أَزْوَاج	جوڑے، بیویاں
مَوَدَّة	محبت	رَحْمَة	مہربانی، شفقت
الْبَرْق	بجلی	طَمَعًا	امید کے ساتھ
فِطْرَتَ اللہ	اللہ کی فطرت	الْقَيِّم	سیدھا، درست
شِيَعًا	گروہ، فرقے	ابْنَ السَّبِيل	مسافر
الرِّبَا	سود	شَيْبَة	بڑھاپا، سفید بال

بامحاورہ ترجمہ: آیات20 تا27

اللہ کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر اچانک تم انسان بن کر زمین میں پھیل گئے۔ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے پیدا کیے تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو، اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھ دی؛ بے شک اس میں غور کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا مختلف ہونا ہے؛ بے شک اس میں اہلِ علم کے لیے نشانیاں ہیں۔ اور اس کی نشانیوں میں سے رات اور دن میں تمہارا سونا اور اس کے فضل (رزق) کی تلاش کرنا ہے؛ بے شک اس میں سننے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ وہ تمہیں ڈر اور امید کے ساتھ بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے پانی اتارتا ہے، پھر اس سے زمین کو اس کے مر جانے کے بعد زندہ کر دیتا ہے؛ بے شک اس میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آسمان و زمین اس کے حکم سے قائم ہیں؛ پھر جب وہ تمہیں زمین سے ایک بار پکارے گا تو تم فوراً نکل کھڑے ہو گے۔ آسمانوں اور زمین میں جو کوئی ہے سب اسی کا ہے، سب اسی کے فرمانبردار ہیں۔ وہی ہے جو پیدائش کی ابتدا کرتا ہے پھر اسے دہرائے گا، اور یہ اس کے لیے زیادہ آسان ہے؛ آسمانوں اور زمین میں اس کی سب سے بلند شان ہے، اور وہ غالب، حکمت والا ہے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات28 تا37

اللہ نے تمہارے لیے تمہاری اپنی حالت سے ایک مثال بیان کی ہے: کیا تمہارے غلاموں میں سے کوئی اس مال میں تمہارا شریک ہے جو ہم نے تمہیں دیا ہے کہ تم اس میں برابر ہو جاؤ اور تم ان سے اسی طرح ڈرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے ڈرتے ہو؟ ہم عقل والوں کے لیے اسی طرح آیات کھول کر بیان کرتے ہیں۔ بلکہ ظالم لوگ بغیر علم کے اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں؛ پھر جسے اللہ گمراہ کر دے اسے کون ہدایت دے سکتا ہے؟ اور ان کے لیے کوئی مددگار نہیں۔ پس اے مخاطب! یکسو ہو کر اپنا رخ دین کی طرف رکھو؛ یہ اللہ کی وہ فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے؛ اللہ کی بناوٹ میں کوئی تبدیلی نہیں؛ یہی سیدھا دین ہے، لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔ اسی کی طرف رجوع کرتے ہوئے اس سے ڈرو، نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ، یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر لیا اور گروہ گروہ بن گئے؛ ہر گروہ

اسی پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے۔ جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کو پکارتے ہیں اسی کی طرف رجوع کر کے؛ پھر جب وہ انہیں اپنی رحمت کا مزہ چکھاتا ہے تو ان میں سے ایک گروہ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے، تاکہ ہماری دی ہوئی نعمتوں کی ناشکری کریں؛ پس مزہ کرلو، عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ کیا ہم نے ان پر کوئی سند اتاری ہے جو ان کے شرک کی گواہی دیتی ہو؟ ۞ جب ہم لوگوں کو رحمت چکھاتے ہیں تو وہ خوش ہو جاتے ہیں، اور جب ان کے اپنے ہاتھوں کے کیے کی وجہ سے انہیں کوئی برائی پہنچتی ہے تو وہ مایوس ہو جاتے ہیں۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے؟ بے شک اس میں ایمان لانے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 38 تا 47

پس رشتہ دار کو اس کا حق دو، مسکین کو بھی اور مسافر کو بھی؛ یہ ان لوگوں کے لیے بہتر ہے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں، اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔ اور جو سود تم اس لیے دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں پڑ کر بڑھے، وہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا؛ اور جو زکوٰۃ تم اللہ کی رضا چاہتے ہوئے دیتے ہو تو وہی لوگ (اپنا مال) کئی گنا بڑھانے والے ہیں۔ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، پھر تمہیں رزق دیا، پھر تمہیں موت دے گا، پھر تمہیں زندہ کرے گا؛ کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ہے جو ان میں سے کوئی کام کر سکے؟ وہ پاک ہے اور ان کے شرک سے بلند ہے۔ خشکی اور سمندر میں فساد ظاہر ہو گیا لوگوں کے ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے، تاکہ اللہ انہیں ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے، شاید وہ باز آ جائیں۔ کہہ دیجیے: زمین میں چل پھر کر دیکھو کہ پہلے مشرکوں کا انجام کیسا ہوا۔ پس اپنا رخ سیدھے دین کی طرف رکھو اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جسے اللہ کی طرف سے کوئی ٹال نہیں سکے گا؛ اس دن لوگ الگ الگ ہو جائیں گے۔ جس نے کفر کیا اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے، اور جس نے نیک عمل کیا تو وہ اپنے لیے (راہ) ہموار کر رہے ہیں، تاکہ اللہ ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کو اپنے فضل سے بدلہ دے؛ بے شک وہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔ اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ وہ خوشخبری دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے، تاکہ تمہیں اپنی رحمت چکھائے، کشتیاں اس کے حکم سے چلیں اور تم اس کا فضل تلاش کرو، اور تاکہ تم شکر کرو۔ ہم نے آپ سے پہلے بھی رسول ان کی قوموں کی طرف بھیجے؛ وہ واضح دلیلیں لے کر آئے؛ پھر ہم نے مجرموں سے بدلہ لیا، اور ایمان والوں کی مدد کرنا ہمارے ذمے تھا۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 48 تا 55، اور اہم نکات

اللہ ہی ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے تو وہ بادلوں کو اٹھاتی ہیں؛ پھر وہ انہیں آسمان میں جیسے چاہتا پھیلا دیتا ہے اور انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے، پھر تم بارش کو ان کے درمیان سے نکلتی دیکھتے ہو؛ پھر جب وہ اسے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے برساتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں، حالانکہ اس سے پہلے، بارش اترنے سے پہلے، وہ بالکل مایوس تھے۔ پس اللہ کی رحمت کے آثار دیکھو کہ وہ زمین کو اس کے مر جانے کے بعد کیسے زندہ کرتا ہے؛ بے شک وہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اور اگر ہم ایسی ہوا بھیجیں جس سے وہ کھیتی کو زرد پڑتی دیکھیں تو اس کے بعد وہ ناشکری ہی کرتے رہیں گے۔ بے شک آپ مردوں کو بات نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو پکار سنا سکتے ہیں جب وہ پیٹھ پھیر کر چلے جائیں، اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال کر ہدایت دینے والے ہیں؛ آپ صرف انہی کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں، پس وہی فرمانبردار ہیں۔ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں کمزوری کی حالت میں پیدا کیا، پھر کمزوری کے بعد طاقت دی، پھر طاقت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا کر دیا؛ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، اور وہی جاننے والا، قدرت والا ہے۔ اور جس دن قیامت قائم ہو گی مجرم قسمیں کھائیں گے کہ وہ ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھہرے؛ اس طرح وہ دنیا میں بھی الٹے پھیرے جاتے تھے۔

اس حصے کے اہم نکات یہ ہیں: کائنات کی ہر نشانی توحید اور آخرت دونوں کی دلیل ہے؛ دینِ قیم دراصل انسانی فطرت سے ہم آہنگ ہے؛ اور معاشی اخلاق میں رکن یہ ہے کہ مال رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں کے حقوق اور زکوٰۃ کے ذریعے پاک ہوتا ہے، سود سے نہیں۔

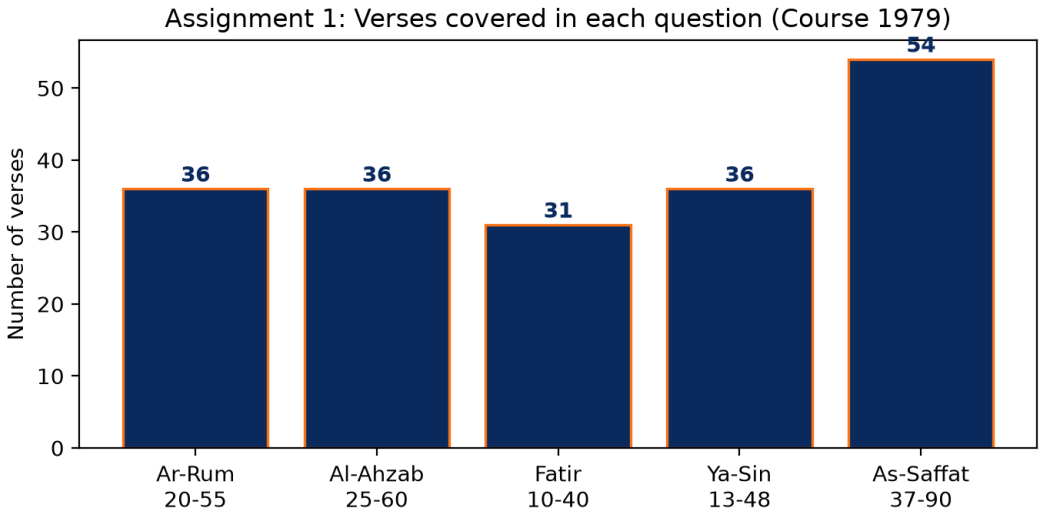

شکل 1: مشق نمبر 1 کے ہر سوال میں شامل آیات کی تعداد (کورس 1979)۔

اختتام

خلاصے کے طور پر سورۃ الروم کے اس حصے میں نشانیوں کی طرف توجہ دلا کر توحید، رسالت اور آخرت کی دعوت دی گئی ہے اور ساتھ ہی عملی زندگی کے لیے فطرت کے دین پر استقامت، نماز، حقوق العباد اور حلال معیشت کی ہدایت کی گئی ہے۔ طلبہ کو چاہیے کہ آیات 21، 30 اور 38 تا 41 کے ترجمے خاص توجہ سے لکھے، کیونکہ یہ مقامات اس حصے میں امتحانی لحاظ سے نمایاں ہیں۔

سوال نمبر 2 (20 نمبر)

سوال: سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 25 تا 60 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجیے۔

تعارف

سورۃ الاحزاب قرآن مجید کی تینتیسویں سورت ہے، مدنی سورت ہے اور اس کی کل 73 آیات ہیں۔ زیرِ نظر حصہ آیات 25 تا 60 پر مشتمل ہے۔ اس کا آغاز غزوۂ احزاب (خندق) کے انجام سے ہوتا ہے: اللہ نے کافروں کو ناکام واپس کیا اور بنو قریظہ کے خلاف مسلمانوں کو کامیابی دی۔ اس کے بعد ازواجِ مطہرات سے خطاب آتا ہے جس میں دنیا اور آخرت میں سے انتخاب، ان کے درجے، ذمہ داریاں اور تقویٰ کی ہدایات بیان ہوئی ہیں۔ پھر حضرت زید رضی اللہ عنہ کے واقعے کے تناظر میں منہ بولے بیٹے کے مسئلے کا شرعی فیصلہ، نبی کریم ﷺ کی خاتمیت، ذکرِ الٰہی کی ترغیب، آپ ﷺ کے اوصافِ بعثت، نکاح سے متعلق مخصوص احکام، گھر میں داخلے اور پردے کے آداب، نبی ﷺ پر درود و سلام کا حکم اور آخر میں ایذا رسانی کی وعید اور منافقین کے بارے میں تنبیہ آتی ہے۔ ترجمہ حسبِ سوال دو حصوں میں پیش ہے: پہلے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ، پھر آیات کا گروہ وار بامحاورہ ترجمہ۔

لفظی ترجمہ: اہم الفاظ کے معانی

اس حصے کے منتخب الفاظ یہ ہیں: "غیظ" یعنی غصہ، جوش، "کفٰی" یعنی کافی ہو گیا، "صیاصی" یعنی قلعے، گڑھیاں، "الرعب" یعنی خوف و دھاک، "تسریحاً جمیلاً" یعنی اچھے انداز سے رخصت کرنا، "فاحشۃ مبینۃ" یعنی کھلی بے حیائی، "یقنت" یعنی فرمانبرداری کرے، "فلا تخضعن بالقول" یعنی گفتگو میں نرمی اور لچک نہ اختیار کرو، "وقرن فی بیوتکن" یعنی اپنے گھروں میں ٹھہری رہو، "تبرج" یعنی بناؤ سنگھار کی نمائش، "الرجس" یعنی گندگی، ناپاکی، "خاتم النبیین" یعنی نبیوں کے سلسلے کا خاتمہ کرنے والے، آخری نبی، "سراجاً منیراً" یعنی روشن چراغ، "العدۃ" یعنی عدت، "جلابیب" یعنی بڑی چادریں، اور "مرجفون" یعنی افواہیں پھیلانے والے، دہشت گردی کی خبریں اڑانے والے۔ ان الفاظ کی سمجھ پورے حصے کے احکام سمجھنے کی بنیاد ہے۔

جدول ۱: سورۃ الاحزاب (25 تا 60) کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
غَيْظ	غصہ، جوش	صَيَاصِي	قلعے
الرُّعْب	خوف، دھاک	تَسْرِيحًا جَمِيلًا	خوبی سے رخصت کرنا
فَاحِشَة	بے حیائی	يَقْنُتْ	فرمانبرداری کرے
تَبَرُّج	نمائشِ زینت	الرِّجْس	ناپاکی، گندگی
خَاتَمَ النَّبِيِّين	آخری نبی	سِرَاجًا مُّنِيرًا	روشن چراغ
جَلَابِيب	بڑی چادریں	الْمُرْجِفُونَ	افواہ ساز

بامحاورہ ترجمہ: آیات 25 تا 34

اللہ نے کافروں کو ان کے غصے سمیت واپس پھیر دیا؛ انہیں کوئی بھلائی حاصل نہ ہوئی، اور اللہ مومنوں کو لڑائی سے کافی ہو گیا؛ اللہ بڑی قوت والا، غالب ہے۔ اور جن اہلِ کتاب نے ان کی مدد کی تھی، اللہ نے انہیں ان کے قلعوں سے اتار دیا اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا؛ ایک گروہ کو تم قتل کرتے رہے اور ایک گروہ کو قید کرتے رہے۔ اور اس نے تمہیں ان کی زمین، ان کے گھروں اور ان کے مال کا وارث بنا دیا، اور اس زمین کا بھی جس پر تم نے ابھی قدم نہیں رکھا؛ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیجیے: اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ، میں تمہیں مال دے کر اچھے انداز سے رخصت کر دوں؛ اور اگر تم اللہ، اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہو تو اللہ نے تم میں سے نیکوکاروں کے لیے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔ اے نبی کی بیویو! تم میں سے جو کھلی بے حیائی کا ارتکاب کرے گی اس کے لیے عذاب دوگنا کر دیا جائے گا، اور یہ اللہ کے لیے آسان ہے۔ اور تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گی اور نیک عمل کرے گی، اسے ہم اس کا اجر بھی دوگنا دیں گے اور اس کے لیے باعزت رزق تیار کر رکھا ہے۔ اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو؛ اگر تم تقویٰ اختیار کرو تو گفتگو میں لچک نہ دکھاؤ کہ جس کے دل میں بیماری ہے وہ لالچ کرے، اور معروف انداز میں بات کرو۔ اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور پہلی جاہلیت کی طرح زینت کی نمائش نہ کرو؛ نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اللہ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ اے اہلِ بیت! تم سے ناپاکی دور کر دے اور تمہیں پوری طرح پاک کر دے۔ اور جو کچھ تمہارے گھروں میں اللہ کی آیات اور حکمت میں سے پڑھا جاتا ہے اسے یاد رکھو؛ بے شک اللہ لطیف، باخبر ہے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 35 تا 40

بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں، فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں، سچے مرد اور سچی عورتیں، صابر مرد اور صابر عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں، روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں، اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں؛ اللہ نے ان سب کے لیے بخشش اور بڑا اجر تیار کر

رکھا ہے۔ کسی مومن مرد اور مومن عورت کے لیے جائز نہیں کہ جب اللہ اور اس کے رسول نے کسی معاملے کا فیصلہ کر دیا ہو تو انہیں اپنے معاملے میں کوئی اختیار باقی رہے؛ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ کھلی گمراہی میں پڑ گیا۔ اور جب آپ اس شخص سے کہہ رہے تھے جس پر اللہ نے اور آپ نے انعام کیا تھا کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھو اور اللہ سے ڈرو، اور آپ اپنے دل میں وہ بات چھپا رہے تھے جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا، اور آپ لوگوں سے ڈر رہے تھے حالانکہ اللہ زیادہ حق رکھتا ہے کہ آپ اس سے ڈریں؛ پھر جب زید نے اس سے اپنا تعلق ختم کر دیا تو ہم نے اس کا نکاح آپ سے کر دیا، تاکہ مومنوں پر ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے بارے میں کوئی تنگی نہ رہے جب وہ ان سے اپنا تعلق ختم کر چکیں؛ اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہنے والا ہے۔ نبی پر اس کام میں کوئی تنگی نہیں جو اللہ نے ان کے لیے مقرر کیا ہے؛ یہی ان لوگوں میں اللہ کا دستور رہا ہے جو پہلے گزر چکے؛ اور اللہ کا حکم اندازے کے ساتھ مقرر ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو اللہ کے پیغامات پہنچاتے ہیں، اس سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے؛ اور اللہ حساب لینے کے لیے کافی ہے۔ محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے خاتم ہیں (یعنی آخری نبی ہیں)؛ اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 41 تا 52

اے ایمان والو! اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو، اور صبح و شام اس کی تسبیح کرو۔ وہی ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی (دعا کرتے ہیں)، تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالے؛ اور وہ مومنوں پر بڑا مہربان ہے۔ جس دن وہ اس سے ملیں گے ان کا تحفہ سلام ہو گا؛ اور اس نے ان کے لیے باعزت اجر تیار کر رکھا ہے۔ اے نبی! بے شک ہم نے آپ کو گواہ، خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔ اور مومنوں کو خوشخبری دیجیے کہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے۔ اور کافروں اور منافقوں کی بات نہ مانیے، ان کی ایذا کو نظر انداز کیجیے اور اللہ پر بھروسہ رکھیے؛ اللہ کارساز کافی ہے۔ اے ایمان والو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں چھونے سے پہلے طلاق دے دو تو تمہارے لیے ان پر کوئی عدت نہیں جسے تم شمار کرو؛ پس انہیں کچھ مال دو اور انہیں اچھے انداز سے رخصت کر دو۔ آیت 50 میں نبی ﷺ کے لیے حلال رشتوں کی مخصوص تفصیل بیان ہوئی جن میں مہر ادا کی گئی بیویاں اور دیگر مقررہ صورتیں شامل ہیں، اور یہ حکم نبی ﷺ کے لیے خاص قرار دیا گیا تاکہ ان پر کوئی تنگی نہ رہے۔ اس کے بعد فرمایا گیا کہ آپ جسے چاہیں مؤخر کریں اور جسے چاہیں اپنے پاس جگہ دیں، اس میں آپ پر

کوئی گناہ نہیں؛ اور مزید فرمایا گیا کہ اس کے بعد آپ کے لیے (نئی) عورتیں حلال نہیں اور نہ یہ کہ آپ ان کے بدلے دوسری بیویاں کر لیں، خواہ ان کا حسن آپ کو کتنا ہی پسند آئے، سوائے ملکِ یمین کے؛ اور اللہ ہر چیز پر نگران ہے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 53 تا 60، اور اہم نکات

اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں بلا اجازت داخل نہ ہو جب تک تمہیں کھانے کی اجازت نہ دی جائے، اور نہ اس کے پکنے کے انتظار میں پہلے سے آ کر بیٹھ جاؤ؛ لیکن جب تمہیں بلایا جائے تو داخل ہو جاؤ، اور جب کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ اور باتوں میں لگے نہ رہو، بے شک یہ بات نبی کو تکلیف دیتی ہے اور وہ تم سے شرماتے ہیں، اور اللہ حق بات کہنے میں نہیں شرماتا۔ اور جب تم ان (ازواج) سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو؛ یہ تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اور تمہارے لیے جائز نہیں کہ اللہ کے رسول کو تکلیف دو اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیویوں سے نکاح کرو؛ بے شک یہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے۔ خواہ تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ، بے شک اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ آیت 55 میں بتایا گیا کہ ازواجِ مطہرات پر اپنے قریبی محرم رشتوں کے سلسلے میں پردے کے اس خاص حکم میں کوئی تنگی نہیں، اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں؛ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔ بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دیتے ہیں، اللہ نے ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی ہے اور ان کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کیا ہے۔ اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بغیر کسی کسب کے تکلیف دیتے ہیں، انہوں نے بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھایا۔ اے نبی! اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی چادروں کا کچھ حصہ اپنے اوپر ڈال لیا کریں؛ یہ زیادہ قریب ہے کہ وہ پہچانی جائیں اور ستائی نہ جائیں؛ اور اللہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ اگر منافق، دل کے بیمار اور شہر میں افواہیں پھیلانے والے باز نہ آئے تو ہم آپ کو ان پر مسلط کر دیں گے، پھر وہ آپ کے پڑوس میں بہت کم ٹھہر سکیں گے۔ اس حصے کے اہم نکات یہ ہیں: ختمِ نبوت کا عقیدہ آیت 40 میں قطعی الفاظ میں بیان ہوا ہے؛ حجرہ جات کے آداب سے اجتماعی زندگی کے عمومی آداب کا درس ملتا ہے؛ اور درود و سلام کی آیت مسلمانوں کے اذکار کا خاص معمول ہے۔ شرعی احکام کے عملی اطلاق میں طلبہ کو اہلِ علم سے رہنمائی لینی چاہیے۔

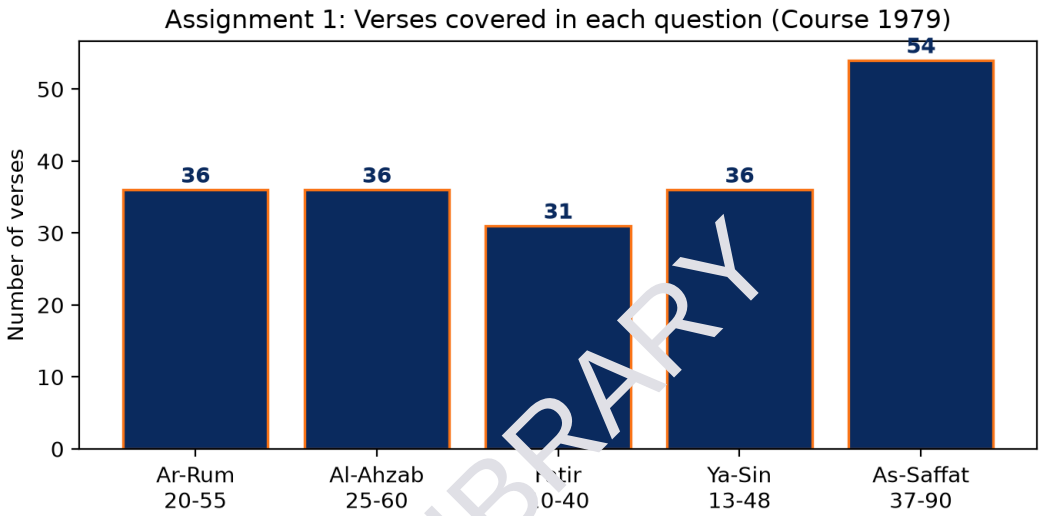

شکل 1: مشق نمبر 1 کے ہر سوال میں شامل آیات کی تعداد (کورس 1979)۔

اختتام

مجموعی طور پر سورۃ الاحزاب کا یہ حصہ تاریخ، عقیدہ، عبادت اور معاشرتی آداب کو ایک ساتھ سمیٹے ہوئے ہے۔ طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ ازواجِ مطہرات سے خطاب والی آیات میں شفقت اور ذمہ داری کے دونوں پہلو، آیت 40 کے عقیدے، اور آیت 56 کے حکم کو خاص طور پر صاف اور مکمل تحریر کرے۔

سوال نمبر 3 (20 نمبر)

سوال: سورۃ الفاطر کی آیت نمبر 10 تا 40 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔

تعارف

سورۃ الفاطر قرآن مجید کی پینتیسویں سورت ہے، مکی سورت ہے اور اس کی کل 45 آیات ہیں۔ "فاطر" کے معنی ہیں پیدا کرنے والا، آغاز کرنے والا، اور یہ سورت اللہ تعالیٰ کی خالقیت، عزت و غلبے اور انسان کی محتاجی کے موضوع پر گفتگو کرتی ہے۔ زیرِ نظر حصہ آیات 10 تا 40 پر مشتمل ہے جس میں عزت کا اصل سرچشمہ، پاکیزہ کلمے اور نیک عمل کی

قبولیت، انسان کی تخلیق کے مراحل، دو سمندروں کی مثال، دن رات اور سورج چاند کی گردش، شرک کی بے ثباتی، انسان کی اللہ کی طرف محتاجی، اعمال کا بوجھ کسی دوسرے پر نہ پڑنے کا اصول، نبی ﷺ کی بعثت بحیثیت نذیر، رنگا رنگ تخلیق سے اللہ کی قدرت، اہلِ خشیت یعنی علماء کی فضیلت، کتاب کے وارثوں کی تین اقسام، اہلِ جنت کا انعام اور اہلِ جہنم کا انجام بیان ہوا ہے۔ ترجمہ حسبِ سوال پہلے لفظی الفاظ کی جدول اور پھر گروہ وار بامحاورہ ترجمے کی صورت میں پیش ہے۔

لفظی ترجمہ: اہم الفاظ کے معانی

اس حصے کے منتخب الفاظ یہ ہیں: "العزۃ" یعنی عزت، غلبہ، "الکلم الطیب" یعنی پاکیزہ کلمہ، "یبور" یعنی تباہ ہو جائے گا، "یمکرون" یعنی مکر و فریب کرتے ہیں، چالیں چلتے ہیں، "یبور" یعنی تباہ ہو جائے گا، "نطفۃ" یعنی قطرہ، منی کا قطرہ، "قطمیر" یعنی کھجور کی گٹھلی کا باریک چھلکا، "الفقراء الی اللہ" یعنی اللہ کے محتاج، "یحمل" یعنی بوجھ اٹھائے گا، "مثقلۃ" یعنی بوجھ سے لدی ہوئی (جان)، "تزکیٰ" یعنی پاکیزگی اختیار کی، "حرور" یعنی گرم لو، تپش، "سائغ شرابہ" یعنی خوشگوار پینے میں، حلق سے آسانی سے اترنے والا، "اجداج" یعنی کھارا، کڑوا، "مواخر" یعنی پانی چیرتی ہوئی (کشتیاں)، اور "خلفاء" یعنی جانشین، بعد میں آنے والے۔ ان الفاظ کو حل کر لینے کے بعد اس حصے کی تمثیلات کا مفہوم واضح ہو جاتا ہے۔

جدول 1: سورۃ الفاطر (10 تا 40) کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
اَلْعِزَّۃ	عزت، غلبہ	اَلْکَلِمُ الطَّیِّب	پاکیزہ کلمہ
یَمْکُرُونَ	چالیں چلتے ہیں	یَبُورُ	تباہ ہو گا
نُطْفَۃ	قطرہ	قِطْمِیر	گٹھلی کا باریک چھلکا
اَلْفُقَرَاء	محتاج، فقیر	مُثْقَلَۃ	بوجھ سے لدی ہوئی
حَرُور	گرم لو، تپش	أُجَاج	کھارا، کڑوا

جانشین	خَلَائِف	چیرتی ہوئی کشتیاں	مَوَاخِر

بامحاورہ ترجمہ: آیات 10 تا 18

جو شخص عزت چاہتا ہے تو ساری عزت اللہ ہی کے لیے ہے۔ پاکیزہ کلمہ اسی کی طرف چڑھتا ہے اور نیک عمل اسے بلند کرتا ہے؛ اور جو لوگ بری چالیں چلتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اور ان کا مکر ہی تباہ ہو جائے گا۔ اللہ نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر قطرے سے، پھر تمہیں جوڑے جوڑے بنایا؛ اور کوئی عورت حاملہ نہیں ہوتی اور نہ بچہ جنتی ہے مگر اس کے علم سے؛ اور نہ کسی عمر پانے والے کی عمر بڑھتی ہے اور نہ اس کی عمر کم ہوتی ہے مگر وہ ایک کتاب میں درج ہے؛ بے شک یہ اللہ کے لیے آسان ہے۔ دو سمندر برابر نہیں: یہ ایک میٹھا، خوشگوار اور پینے میں سہل ہے اور یہ دوسرا کھارا، کڑوا ہے؛ اور ہر ایک سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو اور زیور نکالتے ہو جو تم پہنتے ہو؛ اور تم کشتیوں کو اس میں پانی چیرتی ہوئی دیکھتے ہو تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو۔ وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے، اور اس نے سورج و چاند کو تابع کر دیا ہے؛ ہر ایک مقررہ مدت تک چلتا ہے۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے، اسی کی بادشاہت ہے؛ اور جنہیں تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔ اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں سنتے، اور اگر سنیں بھی تو تمہاری فریاد کا جواب نہیں دے سکتے، اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک کا انکار کر دیں گے؛ اور آپ کو کوئی اس باخبر (اللہ) کی طرح خبر نہیں دے سکتا۔ اے لوگو! تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ ہی بے نیاز، قابلِ تعریف ہے۔ اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور نئی مخلوق لے آئے، اور یہ اللہ کے لیے مشکل نہیں۔ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا؛ اور اگر کوئی بوجھ سے لدی ہوئی جان اپنے بوجھ کی طرف بلائے تو اس میں سے کچھ بھی نہیں اٹھایا جائے گا خواہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ آپ صرف انہی لوگوں کو ڈراتے ہیں جو اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں؛ اور جو پاکیزگی اختیار کرتا ہے وہ اپنے ہی فائدے کے لیے کرتا ہے؛ اور اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 19 تا 30

اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں ہوتے، اور نہ اندھیرے اور روشنی، اور نہ سایہ اور دھوپ کی تپش، اور نہ زندے اور مردے برابر ہوتے ہیں۔ بے شک اللہ جسے چاہتا ہے سناتا ہے، اور آپ ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں ہیں۔ آپ [illegible] ڈرانے والے ہیں۔ بے شک ہم نے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، اور کوئی امت نہیں گزری مگر اس میں کوئی ڈرانے والا گزرا ہے۔ اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے کے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں؛ ان کے پاس ان کے رسول واضح دلیلیں، صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے۔ پھر میں نے کافروں کو پکڑ لیا، تو دیکھو میرا عذاب (عذاب) کیسا ہوا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا، پھر ہم نے اس سے مختلف رنگوں کے پھل نکالے؛ اور پہاڑوں میں سفید، سرخ مختلف رنگوں کی اور گہری سیاہ دھاریاں ہیں؛ اور اسی طرح انسانوں، جانوروں اور مویشیوں میں بھی مختلف رنگ ہیں۔ اللہ سے اس کے بندوں میں سے صرف اہلِ علم ہی ڈرتے ہیں؛ بے شک اللہ غالب، بخشنے والا ہے۔ بے شک جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور ہم نے انہیں جو رزق دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں، وہ ایسی تجارت کی امید رکھتے ہیں جو کبھی گھاٹے والی نہیں ہو گی تاکہ اللہ انہیں ان کے پورے اجر دے اور اپنے فضل سے انہیں اور بڑھائے؛ بے شک وہ بخشنے والا، قدر دان ہے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 31 تا 37

اور جو کتاب ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے وہ حق ہے، اپنے سے پہلے (کتابوں) کی تصدیق کرنے والی ہے؛ بے شک اللہ اپنے بندوں سے باخبر، دیکھنے والا ہے۔ پھر ہم نے کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے منتخب کیا؛ پھر ان میں سے کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہے، کوئی درمیانے راستے والا ہے، اور کوئی اللہ کے حکم سے نیکیوں میں سبقت لے جانے والا ہے؛ یہی سب سے بڑا فضل ہے۔ (ان کے لیے) ہمیشگی کے باغات ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے؛ وہاں انہیں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے، اور وہاں ان کا لباس ریشم ہو گا۔ اور وہ کہیں گے: تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہم سے غم دور کر دیا؛ بے شک ہمارا رب بخشنے والا، قدر دان ہے، جس نے ہمیں اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے گھر میں اتارا؛ یہاں ہمیں نہ کوئی مشقت چھوتی ہے اور نہ تھکاوٹ پہنچتی ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے جہنم کی آگ ہے؛ نہ

ان پر فیصلہ کیا جائے گا کہ وہ مر جائیں اور نہ اس کا عذاب ان سے ہلکا کیا جائے گا؛ اسی طرح ہم ہر ناشکرے کو بدلہ دیتے ہیں۔ اور وہ اس میں چیخیں گے: اے ہمارے رب! ہمیں نکال لے، ہم نیک عمل کریں گے اس کے خلاف جو ہم کیا کرتے تھے۔ (جواب ملے گا) کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی تھی کہ جس میں نصیحت حاصل کرنے والا نصیحت حاصل کر سکتا، اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا تھا؟ پس اب مزہ چکھو، ظالموں کے لیے کوئی مددگار نہیں۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 38 تا 40، اور اہم نکات

بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کے غیب کو جاننے والا ہے؛ بے شک وہ سینوں کے رازوں کو بھی جانتا ہے۔ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں جانشین بنایا؛ پس جو کفر کرے گا اس کے کفر کا وبال اسی پر پڑے گا؛ اور کافروں کو ان کا کفر ان کے رب کے نزدیک ناراضگی کے سوا کچھ نہیں بڑھاتا، اور کافروں کو ان کا کفر نقصان کے سوا کچھ نہیں بڑھاتا۔ اے نبی! کہہ دیجیے: بھلا دیکھو تو، اپنے ان شریکوں کو جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو؛ مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے کیا پیدا کیا ہے، یا آسمانوں میں ان کی کوئی شراکت ہے، یا ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے کہ وہ اس کی واضح دلیل پر ہوں؟ بلکہ ظالم ایک دوسرے سے صرف دھوکے کا وعدہ کرتے ہیں۔ اس کے اہم نکات یہ ہیں: عزت و ذلت کا اصل معیار اللہ سے تعلق ہے؛ ہر انسان اپنے عمل کا خود ذمہ دار ہے، کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا؛ کتاب کے وارثوں کی تین اقسام طالب علم کو خود احتسابی کی دعوت دیتی ہیں کہ وہ سبقت لے جانے والوں میں شامل ہونے کی کوشش کرے؛ اور آخرت کی کامیابی و ناکامی کا فیصلہ دنیا کے اعمال پر ہو گا۔ یہ ترجمہ تدریسی مفہوم کی صورت میں پیش کیا گیا ہے؛ کسی حکم کے عملی اطلاق کے لیے اہلِ علم سے رہنمائی کی ہدایت برقرار رہے۔

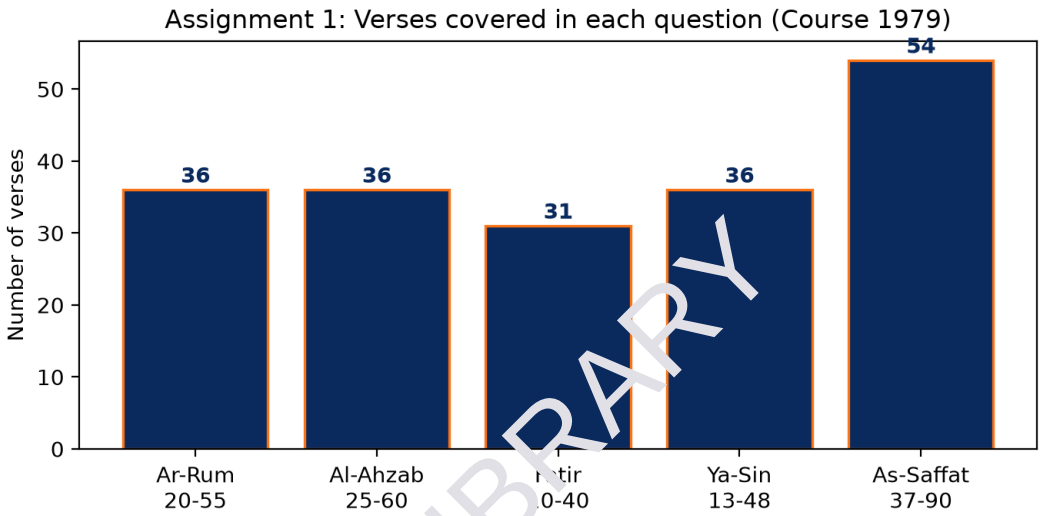

شکل 1: مشق نمبر 1 کے ہر سوال میں شامل آیات کی تعداد (کورس 1979)۔

اختتام

سورۃ الفاطر کا یہ حصہ انسان کو اس کی اصل حیثیت یاد کراتا ہے: وہ محتاج ہے، اللہ بے نیاز ہے؛ وہ عمل کا پابند ہے اور اس کا بدلہ یقینی ہے۔ طالب علم آیات 15، 18 اور 32 کے ترجمے خاص توجہ سے تحریر کرے، کیونکہ یہ آیات سورت کے کلیدی مفاہیم کی حامل ہیں۔

سوال نمبر 4 (20 نمبر)

سوال: سورۃ یٰسین کی آیت نمبر 13 تا 48 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔

تعارف

سورۃ یٰسین قرآن مجید کی چھتیسویں سورت ہے، مکی سورت ہے اور اس کی کل 83 آیات ہیں؛ اسے قرآن کا دل بھی کہا جاتا ہے۔ زیرِ نظر حصہ آیات 13 تا 48 پر مشتمل ہے جس میں اصحابِ قریہ (بستی والوں) کا مشہور واقعہ بیان ہوا ہے: بستی کی طرف بھیجے گئے رسولوں کی تکذیب، شہر کے دور دراز حصے سے دوڑتے ہوئے آنے والے مومن شخص

کی دعوت اور اس کی شہادت کے بعد جنت کی بشارت۔ اس کے بعد قدرت کی نشانیوں کا سلسلہ آتا ہے: مردہ زمین کا زندہ ہونا، باغات اور چشمے، شکر کی دعوت، رات و دن اور سورج و چاند کا نظام، سمندروں میں کشتیاں بطور نعمت، اور آخر میں آخرت کے منکروں کے رویے اور ان کے مطالبے کا ذکر۔ ترجمہ حسبِ سوال لفظی الفاظ کی جدول کے بعد گروہ وار یا محاورہ صورت میں پیش ہے۔

لفظی ترجمہ: اہم الفاظ کے معانی

اس حصے کے منتخب الفاظ یہ ہیں: ”القریۃ“ یعنی بستی، شہر، ”فعززنا بثالث“ یعنی ہم نے تیسرے کے ساتھ مدد و تقویت دی، ”تطیرنا“ یعنی ہم نے بدشگونی لی، ”لئن لم تنتھوا“ یعنی اگر تم باز نہ آئے، ”لنرجمنکم“ یعنی ہم تمہیں ضرور سنگسار کر دیں گے، ”اقصا المدینۃ“ یعنی شہر کا دور ترین کنارہ، ”یسعٰی“ یعنی دوڑتا ہوا آیا، ”فطرنی“ یعنی جس نے مجھے پیدا کیا، ”اعبد“ یعنی میں عبادت کروں، ”جند“ یعنی لشکر، ”صیحۃ واحدۃ“ یعنی ایک ہی چیخ، زور کی آواز، ”خامدون“ یعنی بجھے ہوئے، خاموش پڑے ہوئے، ”احصیناہ“ یعنی ہم نے اسے ضبط کر لیا، گن رکھا، ”امام مبین“ یعنی روشن کتاب، کھلا دفتر، ”جنات“ یعنی باغات، ”ثمر“ یعنی پھل، ”نسلخ“ یعنی ہم کھینچ نکال لیتے ہیں، ”عرجون قدیم“ یعنی کھجور کی پرانی ٹہنی (جیسا باریک چاند)، اور ”فلک مشحون“ یعنی بھری ہوئی کشتی۔ ان الفاظ سے واقعے کی تصویری کیفیت واضح ہوتی ہے۔

جدول 1: سورۃ یٰسین (13 تا 48) کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
الْقَرْيَةِ	بستی، شہر	عَزَّزْنَا	ہم نے تقویت دی
تَطَيَّرْنَا	ہم نے بدشگونی لی	نَرْجُمَنَّكُمْ	ہم ضرور سنگسار کریں گے
يَسْعٰى	دوڑتا ہوا	فَطَرَنِي	جس نے مجھے پیدا کیا
صَيْحَةً	چیخ، سخت آواز	خَامِدُونَ	بجھے ہوئے، خاموش

کھجور کی پرانی ٹہنی	اَلْعُرْجُون	ہم کھینچ لیتے ہیں	نَسْلَخُ
روشن کتاب، دفتر	اِمَامٍ مُّبِین	بھری ہوئی کشتی	فُلْكِ مَّشْحُون

بامحاورہ ترجمہ: آیات13 تا25

ان کے لیے بستی والوں کی مثال بیان کیجیے جب ان کے پاس رسول آئے۔ جب ہم نے ان کی طرف دو رسول بھیجے تو انہوں نے دونوں کو جھٹلایا، پھر ہم نے تیسرے سے مدد دی؛ تو انہوں نے کہا: بے شک ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔ وہ بولے: تم تو ہماری ہی طرح کے انسان ہو، اور رحمٰن نے کوئی چیز نازل نہیں کی؛ تم محض جھوٹ بولتے ہو۔ رسولوں نے کہا: ہمارا رب جانتا ہے کہ بے شک ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں، اور ہماری ذمہ داری صرف واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔ وہ بولے: ہم نے تمہیں منحوس سمجھا ہے؛ اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں ضرور سنگسار کر دیں گے اور ہماری طرف سے تمہیں دردناک عذاب پہنچے گا۔ رسولوں نے کہا: تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے؛ کیا اس لیے کہ تمہیں نصیحت کی گئی؟ بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو۔ اور شہر کے سب سے دور کنارے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا؛ اس نے کہا: اے میری قوم! رسولوں کی پیروی کرو۔ ان کی پیروی کرو جو تم سے کوئی اجر نہیں مانگتے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں۔ اور مجھے کیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور جس کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے؟ کیا میں اس کے سوا دوسروں کو معبود بناؤں کہ اگر رحمٰن مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو ان کی سفارش میرے کچھ کام نہ آئے اور نہ وہ مجھے چھڑا سکیں؟ اس صورت میں میں کھلی گمراہی میں ہوں گا۔ بے شک میں تمہارے رب پر ایمان لایا، پس میری بات سن رکھو۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات26 تا36

(اس شخص کی شہادت کے بعد) اس سے کہا گیا: جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اس نے کہا: کاش میری قوم جانتی کہ میرے رب نے مجھے بخش دیا اور مجھے عزت والوں میں شامل کر دیا۔ اور اس کے بعد ہم نے اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہیں اتارا اور نہ ہم اتارنے والے تھے؛ بس ایک ہی چیخ تھی کہ اچانک وہ بجھ کر رہ گئے۔ افسوس ہے بندوں پر! ان کے پاس کوئی رسول نہیں آیا مگر وہ اس کا مذاق اڑاتے رہے۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کر دیں کہ وہ ان کی طرف واپس نہیں آتیں، اور یہ

کہ سب کے سب ہمارے حضور اکٹھے حاضر کیے جائیں گے۔ اور ان کے لیے مردہ زمین ایک نشانی ہے: ہم نے اسے زندہ کیا اور اس سے اناج نکالا جس میں سے وہ کھاتے ہیں۔ اور ہم نے اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغات بنائے اور اس میں چشمے جاری کیے، تاکہ وہ اس کے پھل کھائیں، حالانکہ یہ ان کے ہاتھوں کی بنائی ہوئی چیز نہیں؛ تو کیا وہ شکر نہیں کرتے؟ پاک ہے وہ ذات جس نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کیے: ان چیزوں کے بھی جنہیں زمین اگاتی ہے، ان کے اپنے بھی، اور ان چیزوں کے بھی جنہیں وہ جانتے نہیں۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 37 تا 44

اور ان کے لیے رات ایک نشانی ہے: ہم اس سے دن کو کھینچ نکال لیتے ہیں تو اچانک وہ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔ اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا ہے؛ یہ غالب، جاننے والے کا مقرر کردہ اندازہ ہے۔ اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ وہ پرانی ٹہنی کی طرح (باریک) رہ جاتا ہے۔ نہ سورج کے لیے ممکن ہے کہ وہ چاند کو پا لے اور نہ رات دن سے آگے بڑھنے والی ہے؛ اور ہر ایک ایک مدار میں تیر رہا ہے۔ اور ان کے لیے یہ بھی ایک نشانی ہے کہ ہم نے ان کی اولاد کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا، اور ہم نے ان کے لیے اس جیسی اور چیزیں پیدا کیں جن پر وہ سوار ہوتے ہیں۔ اور اگر ہم چاہیں تو انہیں غرق کر دیں، پھر نہ کوئی ان کا فریاد رس ہو اور نہ وہ بچائے جائیں، سوائے ہماری رحمت کے اور ایک وقت تک فائدہ اٹھانے کے لیے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 45 تا 48، اور اہم نکات

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ڈرو اس (عذاب) سے جو تمہارے سامنے ہے اور جو تمہارے پیچھے ہے تاکہ تم پر رحم کیا جائے (تو وہ منہ پھیر لیتے ہیں)۔ اور ان کے پاس ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی نہیں آتی مگر وہ اس سے منہ پھیرنے والے ہوتے ہیں۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو رزق تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو تو کافر ایمان والوں سے کہتے ہیں: کیا ہم اسے کھلائیں جسے اللہ چاہتا تو خود کھلا دیتا؟ تم تو کھلی گمراہی میں ہو۔ اور وہ کہتے ہیں: یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہو گا، اگر تم سچے ہو؟ اس حصے کے اہم نکات یہ ہیں: حق کی دعوت میں سب سے بڑی رکاوٹ رسم و رواج اور ضد ہوتی ہے، جبکہ حبیب نجار جیسا مومن شخص بلا اجر دعوت، دلیل اور قربانی سے قوم کی خیر خواہی کی مثال بنتا ہے؛ کائناتی نشانیاں — زمین، پانی، رات، دن، سورج، چاند اور کشتیاں — سب اللہ کی وحدانیت اور قدرت کی گواہی دیتی ہیں؛ اور یہ کہ مغرور انسان نشانیاں

دیکھ کر بھی انفاق اور ایمان سے منہ پھیر تا ہے تو یہ اس کی اپنی محرومی ہے۔ طالب علم یاد رکھے کہ یہ تاریخی واقعہ قرآن میں اجمالاً آیا ہے؛ اس کی جزئی تفصیلات کے لیے نصابی کتاب اور مستند تفاسیر سے رجوع کیا جائے اور غیر مستند روایات کو حقائق کے طور پر پیش نہ کیا جائے۔

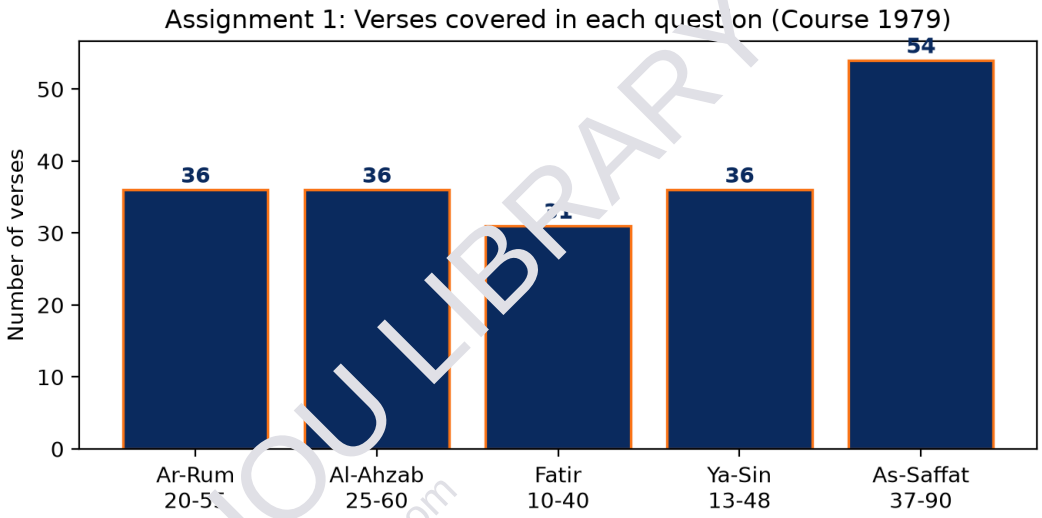

شکل 1: مشق نمبر 1 کے ہر سوال میں شامل آیات کی تعداد (کورس 1979)۔

AIOU LIBRARY aioulibrary.com

اختتام

سورۃ یٰسین کے اس حصے کا مرکزی سبق یہ ہے کہ ہدایت نصیب والوں کو ملتی ہے: بستی والوں نے رسولوں کو بھی جھٹلایا اور مومن شخص کی بات بھی نہ سنی، جبکہ وہی شخص ایمان کی بدولت جنت کی بشارت پا گیا۔ طالب علم آیات 20 تا 27 اور 33 تا 40 کے ترجمے اس ترتیب سے لکھے کہ واقعہ اور دلائل دونوں کا تسلسل برقرار رہے۔

سوال نمبر 5 (20 نمبر)

سوال: سورۃ الصافات کی آیت نمبر 37 تا 90 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔

تعارف

سورۃ الصافات قرآن مجید کی سینتیسویں سورت ہے، مکی سورت ہے اور اس کی کل 182 آیات ہیں۔ ''الصافات'' سے مراد صف بند ہونے والے (فرشتے) ہیں۔ زیرِ نظر حصہ آیات 37 تا 90 پر مشتمل ہے جن میں سب سے پہلے نبی کریم ﷺ کی صداقت اور قرآن کی حقانیت کی تصدیق ہے، پھر کافروں کے لیے دردناک عذاب اور اللہ کے مخلص بندوں کے لیے جنت کی نعمتوں کا تفصیلی بیان آتا ہے: معروف رزق، عزت والے باغات، آمنے سامنے تخت، پاکیزہ شراب کے جام اور اہلِ جنت کی باہمی گفتگو جس میں ایک جنتی اپنے دنیا کے ساتھی کو جہنم میں دیکھ کر اللہ کے فضل کا شکر ادا کرتا ہے۔ اس کے مقابلے میں درختِ زقوم اور اہلِ جہنم کے انجام کا ذکر ہے۔ آخر میں انبیاء کے واقعات کا سلسلہ شروع ہوتا ہے: حضرت نوح علیہ السلام کی نجات اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بت پرست قوم سے احتجاج اور ان کا ''میں بیمار ہوں'' کہہ کر بت خانے کی طرف جانا۔ ترجمہ حسبِ سوال لفظی جدول کے بعد گروہ وار بامحاورہ صورت میں پیش ہے۔

لفظی ترجمہ: اہم الفاظ کے معانی

اس حصے کے منتخب الفاظ یہ ہیں: ''المصدقین'' یعنی تصدیق کرنے والے، ''مخلصین'' یعنی خالص کیے گئے، مخلص بندے، ''رزق معلوم'' یعنی مقرر و معلوم رزق، ''مکرمین'' یعنی عزت دیے گئے، ''کاس'' یعنی جام، پیالہ، ''معین'' یعنی جاری چشمہ، بہتی ہوئی، ''غول'' یعنی سر کا چکرانا، خمار، برائی، ''ینزفون'' یعنی بہک جائیں گے، نشے میں عقل کھو بیٹھیں گے، ''قاصرات الطرف'' یعنی نگاہیں نیچی رکھنے والیاں، ''عین'' یعنی بڑی آنکھوں والیاں، ''بیض مکنون'' یعنی چھپائے ہوئے (شتر مرغ کے) انڈے، یعنی محفوظ و صاف نازک، ''قرین'' یعنی ساتھی، دوست، ''لمدینون'' یعنی بدلہ پانے والے، جزا دیے جانے والے، ''اطلع'' یعنی جھانک کر دیکھا، ''سواء الجحیم'' یعنی جہنم کے بالکل درمیان، ''زقوم'' یعنی جہنم کا ایک درخت، ''طلعھا'' یعنی اس کا پھل، خوشہ، ''شوب'' یعنی آمیزش، ملا ہوا، ''یھرعون'' یعنی دوڑے چلے جاتے ہیں، اور ''قلب سلیم'' یعنی صاف ستھرا، سلامت دل۔ یہ الفاظ جنت و جہنم کے تقابلی بیان کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔

جدول 1: سورۃ الصافات (37 تا 90) کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
مُخۡلَصِین	مخلص بندے	رِزۡقٌ مَّعۡلُوم	مقرر رزق
کَاۡس	جام، پیالہ	غَوۡل	خمار، سر چکرانا
قَاصِرَاتُ الطَّرۡف	نگاہ روکنے والیاں	قَرِین	ساتھی، دوست
اطَّلَعَ	جھانک کر دیکھا	سَوَاءِ الۡجَحِیۡم	جہنم کے درمیان
زَقُّوم	جہنم کا درخت	طَلۡعُهَا	اس کا پھل، خوشہ
قَلۡبٍ سَلِیم	سلیم دل	شَوۡب	آمیزش، ملا ہوا

بامحاورہ ترجمہ: آیات 37 تا 49

بلکہ وہ (نبی) حق لے کر آئے ہیں اور رسولوں کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ بے شک تم دردناک عذاب کا مزہ چکھنے والے ہو، اور تمہیں اسی کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے، سوائے اللہ کے مخلص بندوں کے۔ ان کے لیے مقرر رزق ہے: پھل، اور وہ عزت و احترام سے رکھے جائیں گے نعمتوں کے باغات میں، آمنے سامنے تختوں پر۔ ان کے درمیان جاری (چشمے) کی پاک شراب کا جام گردش کرے گا، سفید رنگ کی، پینے والوں کے لیے لذیذ؛ اس میں نہ کوئی خمار و ضرر ہو گا اور نہ اس سے وہ بہکیں گے۔ اور ان کے پاس نگاہیں روکنے والی، بڑی آنکھوں والی (حوریں) ہوں گی، گویا وہ چھپائے ہوئے انڈے ہیں (یعنی نہایت نازک و محفوظ)۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 50 تا 61

پھر وہ ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے آپس میں سوال کریں گے۔ ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا: میرا ایک ساتھی تھا جو کہا کرتا تھا: کیا تم واقعی تصدیق کرنے والوں میں سے ہو؟ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی و ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہمیں بدلہ دیا جائے گا؟ وہ کہے گا: کیا تم جھانک کر دیکھو گے؟ پھر وہ خود جھانکے گا تو اسے جہنم کے بالکل

درمیان دیکھے گا۔وہ کہے گا: اللہ کی قسم! قریب تھا کہ تو مجھے بھی ہلاک کر دیتا، اور اگر میرے رب کا فضل نہ ہوتا تو میں بھی حاضر کیے گئے لوگوں میں ہوتا۔(پھر شکر سے کہے گا) کیا اب ہم مرنے والے نہیں ہیں، سوائے ہماری پہلی موت کے، اور نہ ہمیں عذاب دیا جائے گا؟ بے شک یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ایسی ہی(کامیابی) کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات62 تا74

بھلا یہ مہمانی بہتر ہے یا زقوم کا درخت؟ بے شک ہم نے اسے ظالموں کے لیے ایک آزمائش بنا دیا ہے۔بے شک وہ ایک درخت ہے جو جہنم کی تہ سے نکلتا ہے؛ اس کے پھل ایسے ہیں گویا شیطانوں کے سر ہیں۔پس وہ اسی میں سے کھائیں گے اور اس سے پیٹ بھریں گے؛ پھر ان کے لیے اس پر کھولتے پانی کی آمیزش ہو گی؛ پھر ان کی واپسی جہنم ہی کی طرف ہو گی۔بے شک انہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا، تو یہ بھی ان کے قدموں پر دوڑے چلے جا رہے ہیں۔اور ان سے پہلے پہلے لوگوں میں سے اکثر گمراہ ہو چکے تھے، اور ہم نے ان میں ڈرانے والے بھیجے تھے؛ پس دیکھو کہ ڈرائے گئے لوگوں کا انجام کیسا ہوا، سوائے اللہ کے مخلص بندوں کے۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات75 تا90، اور اہم نکات

اور بے شک نوح نے ہمیں پکارا، تو ہم کیسے اچھے جواب دینے والے ہیں۔اور ہم نے انہیں اور ان کے گھر والوں کو بڑی مصیبت سے نجات دی، اور ہم نے ان کی اولاد ہی کو باقی رہنے والا بنایا، اور بعد والوں میں ان کا ذکر چھوڑا: سارے جہانوں میں نوح پر سلام ہو۔بے شک ہم نیکوکاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں؛ بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔پھر ہم نے دوسروں کو غرق کر دیا۔اور بے شک ان کے پیروؤں میں سے ابراہیم بھی تھے، جب وہ اپنے رب کے پاس سلامت دل لے کر آئے۔جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا: تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو؟ کیا تم اللہ کے سوا جھوٹے معبود چاہتے ہو؟ پس تمہارا جہانوں کے رب کے بارے میں کیا خیال ہے؟ پھر انہوں نے ستاروں کی طرف ایک نگاہ دیکھا اور کہا: بے شک میں بیمار ہوں۔تو وہ اسے چھوڑ کر پیٹھ پھیر کر چلے گئے۔اس حصے کے اہم نکات یہ ہیں: اللہ کے مخلص بندے عذاب سے مستثنیٰ اور نعمتوں کے مستحق ہیں، اس لیے اخلاص ہی اصل سرمایہ ہے؛ دنیا کے بُرے ساتھی کا اثر آخرت تک پہنچ سکتا ہے، اس لیے رفاقت کا انتخاب سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے؛ اندھی

تقلید — باپ دادا کے نقشِ قدم پر دوڑنا — گمراہی کا پرانا سبب ہے؛ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ توحید کے لیے دلیل و استدلال اور سلامتِ قلب کی اہمیت ظاہر کرتا ہے۔ اس حصے میں بیان شدہ آخرت کے حالات غیب کی خبریں ہیں؛ ان میں عقیدہ رکھنا ایمان کا حصہ ہے اور ان کی مزید تفصیل میں نصابی کتاب و مستند تفاسیر ہی مرجع ہیں۔

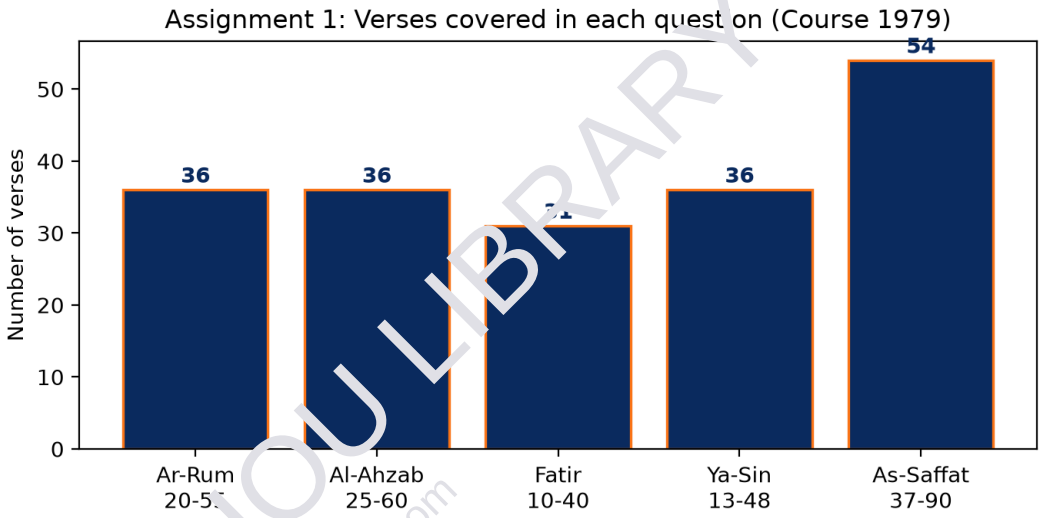

شکل 1: مشق نمبر 1 کے ہر سوال میں شامل آیات کی تعداد (کورس 1979)۔

اختتام

خلاصے کے طور پر سورۃ الصافات کا یہ حصہ جزا و سزا کے دو واضح منظر پیش کرتا ہے اور انبیاء کے واقعات سے ان کی تصدیق کرتا ہے۔ طالب علم جنت و جہنم کے بیان کو تقابلی ترتیب میں اور حضرت نوح و حضرت ابراہیم علیہما السلام کے اجمالی واقعات کو الگ الگ پیراگراف میں لکھے تو جواب منظم اور مکمل صورت اختیار کرے گا۔